بفیضِ روحانی: تاجدارِ اہلسنت شہزادہ اعلیحضرت سرکار حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ

مسمّٰی بنامِ تاریخی مُشعرِ سالِ تصنیف

تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

ملقّب بلقبِ تاریخی مُشعرِ سالِ تکمیل

اجتناب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

۱۳۶۱ ھ

تصنیف لطیف

ناصرِ سنیت کاسر لامذہبیت مناظرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد طیّب صاحب صدیقی قادری برکاتی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

ناشر

مدرسہ گلشن رضا۔ کولمبی۔ ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر)

نامِ کتاب　تجانب اہل السنّۃ عن اہلِ الفتنۃ

ملقب بلقب تاریخی اجتناب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

مصنّف　ناصرِ سنیت کاسرِ لامذہبیت فاضل نوجوان مولانا ابو الطاہر محمد طیّب صاحب صدیقی قادری برکاتی دانا پوری علیہ الرحمۃ والرضوان

بسعی جمیل　عبدالقدیر قادری رضوی اورنگ آبادی مدرسہ گلشن رضا کولبی، ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر۔

پروف ریڈنگ۔ حضرت مولانا محمد اسلم صاحب صدیقی اور حضرت مولانا محمد اسلام صاحب مصباحی استاذ ادارہ ہٰذا۔

ناشر　مدرسہ گلشن رضا کولبی۔ ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر۔

طبع چہارم　ماہ صفر ۱۴۲۸ھ مطابق مارچ ۲۰۰۷ء

تعداد　ایک ہزار

کتابت　نیاز احمد نوری ہرکشنوی ثم اترولوی

ملنے کے پتے

۱۔ کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

۲۔ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ 〃 〃 〃 〃 〃

۳۔ رضوی کتاب گھر ۴۲۳ 〃 〃 〃 〃 〃

۴۔ مکتبہ نعیمیہ ۴۲۲ 〃 〃 〃 〃 〃

۵۔ قادری کتاب گھر۔ اسلامیہ مارکیٹ بریلی شریف یوپی۔

۶۔ اپنا نوری بکڈپو نزد الجامعۃ الغوثیہ اترولہ۔ ضلع بلرام پور۔ یوپی۔

۸۶
۹۲

عرض ناشر

یہ کتاب تلمیذ رشید حضور شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد طیب صاحب قبلہ صدیقی قادری برکاتی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف لطیف ہے جس میں یہ مبارک فتوی نافع تقوی، دافع بلوی، قاطع طغوی مسلمان کہلانے والوں میں جو لوگ نجدیت، وہابیت، دیوبندیت رافضیت، قادیانیت، چکڑالویت ونیچریت، آغاخانیت، احراریت لیگیت و خاکساریت، بہائیت، کرشنیت وصلح کلیت وغیرہا کفری بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں ان کو قرآنی ایمانی نسخہ شفا دینے والا بیمار دلوں اور مریض روحوں کو وننزل من القرآن ما ھو شفاء کی یقینی طور پر صحت بخشنے والی دوائیں پلانے والا جن بندگان خدا نے اس کی تعلیم فرمائی ان کی تدابیر حفظان صحت پر بتوفیقہ تعالی جو عمل کریں ان کو قطعی طور پر ان کفری بیماریوں سے کامل نجات دلانے والا مسلمانان اہلسنت کو امراض کفریہ سے بعونہ تعالی ثم بعون حبیبہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بچانے والا عظیم شاہکار تجانب اھل السنۃ عن اہل الفتنۃ جس پر مظہر اعلیٰ حضرت سلطان المناظرین حضرت علامہ شاہ محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی پیلی بھیتی و دیگر اکابر اہلسنت کی تصدیقات ثبت ہیں۔

راقم کے علم کے مطابق پہلی بار یہ کتاب مصنف علیہ الرحمۃ کی زندگی میں طبع ہوئی۔ تقریباً عرصہ ۲۵/۳۰ سال کے بعد ۲۳ صفر ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۸۹ء محترم جناب شفیق احمد بھائی حشمتی نے ۱۲۲/۱۰۱ کرنیل گنج کانپور سے شائع کروایا۔ پھر ۸/۹ سال کے بعد ذی القعدہ ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۹۸ء میں الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی مرحوم بمبئی نے ماہنامہ سنی آواز ناگپور کی جانب سے شائع کرواکر تقسیم فرمایا۔ اب ادھر یکے بعد دیگرے اکابر اہلسنت کے رخصت ہو جانے کے بعد فرقہائے باطلہ بالخصوص نجدیہ، وہابیہ، غیر مقلدیہ تبلیغیہ، مودودیہ، ندویہ اور صلح کلیہ وغیرہم پوری قوت کے ساتھ میدان میں آکر سادہ لوح مسلمانوں کو دام تزویر میں پھانس رہے ہیں اور ان کا دین و ایمان لوٹ رہے ہیں اور اہلسنت و جماعت کی مساجد اور مدارس و مکاتب پر قبضہ جما کر نجدیت، وہابیت اور دیوبندیت کے سبق پڑھا رہے ہیں ایسے نازک زمانے میں ان فرقہائے باطلہ کی قلعی کھولنے کے لیے تاج الشریعہ حضرت علامہ شاہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ قادری ازہری مدظلہ العالی کے مشورے کے بعد چوتھی بار بحمدہٖ تعالیٰ فقیر قادری صوبۂ مہاراشٹر کے مشہور ادارہ مدرسہ گلشن رضا کولمبی ناندیڑ کی جانب سے عمدہ کتابت جدید سے مزین کر کے منظر عام پر لا رہا ہے۔

مولائے کریم اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور ادارہ ہٰذا کو روز افزوں ترقی بخشے اور زیادہ سے زیادہ دین حق یعنی مسلک اعلیٰحضرت

کی ترویج واشاعت میں حصہ لینے کی توفیق مرحمت فرمائے اور جملہ
معاونین کو اجر جزیل اور جزائے جمیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔
بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

فقیر عبد الصمد قادری رضوی مدرسہ گلشن رضا کولمبی
۱۱ر رجب المرجب ۱۴۲۷ھ مطابق ۷ر اگست ۲۰۰۶ء
دوشنبہ مبارکہ۔

ڈاکٹر محمد اقبال کے متعلق شرعی حکم

یہ کتاب آج سے تقریبًا ۶۶ رسال قبل کی تصنیف ہے۔ حضرت مصنف کتاب علیہ الرحمۃ نے ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے خلافِ شرع اشعار واحوال کے مطابق حکم لگایا تھا۔ مگر راقم نے ربیع النور ۱۴۰۱ھ میں رضوی دار الافتاء بریلی شریف میں اقبال کے خلاف شرع شعر کا ایک مصرعہ "مسیح وخضر سے اونچا مقام ہے تیرا" لکھ کر حکم شرعی معلوم کیا تو حضرت مولانا محمد اعظم صاحب مفتی رضوی دارالافتاء بریلی شریف نے مصرعہ مذکورہ بالا کو کفری قول قرار دیا اور قائل کے بارے میں تحریر کیا۔ میں نے حضور مفتی اعظم ہند (حضرت مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں بریلوی) سے ڈاکٹر اقبال کے بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا۔ بیشک اقبال سے خلافِ شرع امور کا صدور ہوا ہے۔ کفریات تک اس سے صادر ہوئے ہیں۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ وبے ادب نہیں تھا۔ بے شک اس سے اس کی جہالت کی بنا پر کفر تک پہونچانے والی غلطیاں ہوئی ہیں۔ مگر آخری وقت میں

اسلام اپنی سُنیت کو ان کے دام مکر و فریب میں پھنسنے سے بچائیں۔ یہ بھی جہاد باللسان ہے۔ ہم نے یہ پانچوں احادیث مبارکہ بھی اسد السنۃ ضرغام الملۃ وصاف الحبیب حضرت مولانا حافظ قاری مفتی شاہ ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی خطیب جامع مسجد و مفتی اعظم ریاست پٹیالہ (ادامہم اللہ تعالیٰ بالفیض والفضل والجلالۃ ونصرہم دائما علی جمیع اہل الکفر والضلالۃ) کے فتویٰ مبارکہ مسمّٰی بنام تاریخی اربعین رشیدیت سے نقل کی ہیں۔ اب بعون اللہ تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرضوان الصمدانی کی ان عبارات کریمہ کے فوائد عظیمہ ملاحظہ ہوں۔

اولاً:۔ پانچویں چھٹی ساتویں عبارتوں میں فرما دیا کہ ہر مسلمان عاقل بالغ پر صوفی ہو یا کوئی اور سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ اپنے عقیدوں کو علمائے اہلسنت وجماعت دامت برکاتہم کی تحقیقات کے مطابق درست کرے۔ بغیر اس کے علم وعمل وسلوک سب باطل ومردود ہے۔

ثانیاً:۔ پانچویں ساتویں عبارتوں میں فرما دیا کہ ائمہ دین وملت وعلمائے اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تحقیقات کے خلاف جو شخص اپنی عقل سے قرآن وحدیث کو سمجھنا چاہے گا وہ بد مذہب وگمراہ ہو جائے گا۔ بلکہ کتاب وسنت کے مطالب کو حضرات علمائے اہلسنت ہی کے معتقدات وتحقیقات کے مطابق اخذ کرنا فرض ہے۔

ثالثاً:۔ تیسری ساتویں گیارہویں چودہویں عبارتوں میں نقل فرما دیا کہ مسلمان کہلانے والے تمام فرقوں میں نجات کا مستحق صرف اہلسنت وجماعت کا

مقدس گروہ ہے۔

رابعًا:۔ چودہویں عبارت میں فرمادیا کہ اہلسنت وجماعت کے سوا مسلمان کہلانے والے جو بہتر فرقے ہیں ان سب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے حدیث شریف میں ناری وجہنمی فرمایا ہے۔

خامسًا:۔ تیرہویں عبارت میں فرمادیا کہ مذہب اہلسنت وجماعت کے خلاف جو عقیدہ ہو اس کی خباثت ہمیشہ کی موت اور ابدی عذاب تک پہنچایا کرتی ہے

سادسًا:۔ گیارہویں عبارت میں فرمادیا کہ اگر کوئی شخص مذہب اہلسنت وجماعت سے رائی کے دانے کے برابر بھی جدا نظر آئے اس کی صحبت کو سم قاتل اور اس کے پاس اٹھنے بیٹھنے کو زہر افعی سمجھو۔

سابعًا:۔ اسی عبارت میں فرمادیا کہ ہر ایک بدمذہب فرقے کے ملّانے دین کے چور ہیں۔ دین میں جس قدر فتنے فسادات ہیں سب انھیں کی منحوسیت ہے ان کی صحبتوں سے پرہیز رکھنا ضروری ہے۔

ثامنًا:۔ اسی عبارت میں فرمادیا کہ بدمذہب فرقوں کے ملّانے ابلیس ملعون کے نائب ہیں جنھوں نے شیطان لعین کے کار تضلیل واغوا کا سارا بار خود اپنے اوپر لے کر ابلیس کو آرام وبے فکری کے ساتھ بٹھا دیا ہے۔

تاسعًا:۔ پندرہویں عبارت میں فرمادیا کہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے دشمنی رکھنے والوں کے مذہبی ونسبی وحسبی عیوب ونقائص نظم ونثر میں تصنیف کرنا اور مسلمانوں کے مجمع میں منبر پر کھڑے ہو کر پڑھنا اور مسلمانوں کا اپنے مجمعوں بلکہ اپنی مسجدوں میں بیٹھ کر ان کو سننا اس لئے کہ عوام

اس لئے ضرور ہوا کہ اصول میں سب مذہب ایک قرار دے دیئے جائیں اور جو اصول ایسے ہیں کہ ایک فرقہ ان کو مانتا ہے اور دوسرا نہیں مانتا وہ اصول ہی فضول اور غیر قطعی الثبوت مانے جائیں خواہ اہلسنت کے ہوں یا کسی بدمذہب فرقے کے وہ اختلافات فرعی جزئی بلکے معمولی ناقابل توجہ قرار دیئے جائیں صرف وہ اصل جس سے کسی کو انکار نہ ہو اصول میں باقی رہے۔ باقی سب ظنی اور خیالی ڈھکوسلے ٹھہرا دیئے جائیں۔ لہٰذا ٹھہر گئی کہ کلمۂ طیبہ پڑھ لینا اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا گورنمنٹی مردم شماری میں اپنے آپ کو مسلمان لکھوانا بس یہی تین ایسے اصولِ ایمان ہیں جن پر سب فرقوں کا اتفاق ہے۔ باقی عقائد کسی مذہب کے ہوں سب بے اصل اور ایسے بے اصل کہ ان میں ردّ و کد کی بھی اصلاً ضرورت نہیں۔ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے جس کا جو دل چاہے سمجھے جو دل چاہے کرے اگر اس پر کوئی سنی بھائی اعتراض کرے کہ یہ مذہب تو ایسا نکلا جیسے ہر مذہب والا برا جانے گا۔ اور اس عیسائی کا مقصد پھر بھی حاصل نہ ہوا تو صلحکلیوں کی طرف سے اس کا جواب واضح ہے کہ اجی حضرت! آپ کچھ بھی نہ سمجھے یہی تو چاہا جاتا ہے کہ سب اس ڈھنگ کے ہو جاؤ جس سے اپنے اپنے مذہب پر قائم رہنے کا نام بھی رہے اور پھر کسی مذہب کو برا بھی نہ جانو یہی فریمیشن کی کوٹھی تو بنائی جا رہی ہے۔ اس عیسائی کا یہ سوال سب سے پہلے سید عبداللہ الٰہ آبادی کے نام سے اخبار نور افشاں پرچۂ ۳۱؍ اگست ۱۸۷۶ء میں شائع کیا گیا جس کا پیر نیچر سر سید احمد خاں بانی علی گڈھ کالج نے "تہذیب الاخلاق جلد دوم صفحہ ۳۹۲ پر یہ جواب دیا۔

یہ مسئلہ اسلام کا نہیں ہے کہ مذہب اسلام میں تہتر فرقے ہیں اور ناجی ان میں سے ایک ہی ہے۔ یہ تو ایک موضوع روایت ہے جس کو اس زمانے کے

لوگوں نے جب کہ مسلمانوں میں باہم مسائل فروعی میں اختلاف پڑا اپنی تائید کے لئے بنالی ہے۔ اس روایت کا موضوع ہونا روایۃً ودرایۃً محققین کے نزدیک ثابت ہے۔ سچا مسئلہ صرف اسلام کا یہ ہے من قال لا الٰہ الا اللہ فدخل الجنۃ محمد رسول اللہ اس کے ساتھ لازم وملزوم ہے۔ پس اسلام اسی قدر ہے۔ اور اسی کی تعلیم اور اسی پر یقین نجات کے لئے کافی ہے۔ عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح الجنۃ شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ رواہ احمد۔

پیر نیچر نے اس آیت ملعونہ میں صاف صاف بک دیا کہ تہتر فرقوں میں سے ایک ہی ناجی اور بہتر فرقوں کے ناری ہونے کی حدیث معاذ اللہ جھوٹی اور گڑھی ہوئی ہے۔ حالاں کہ اہلسنت کے سوا جتنے فرقے ہیں بیشک سب گمراہ فاسق بدمذہب ناری ہیں۔ تمام اہل حق صحابۂ عظام وائمۂ کرام وعلمائے اعلام رضی اللہ الملک العلام سے آج تک اسی عقیدے پر گزرے ہیں اور ہمارے آقا اللہ عزوجل کے چنے ہوئے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے متعدد مشہور حدیثوں میں صاف فرمادیا کہ تفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ ما انا علیہ واصحابی یعنی میری امت تہتر فرقے ہوجائے گی وہ سب دوزخی ہیں سوا ایک کے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ ابن ماجہ حضرت انس اور امام احمد وطبرانی حضرت امیر معاویہ اور عبد بن حمید حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کلہا فی النار الا واحدۃ وھی الجماعۃ۔ یعنی وہ سب فرقے جہنمی ہیں۔ سوا ایک کے کہ وہ جماعت

ہے۔ پھر پیر نیچر نے صاف صاف بک دیا کہ اسلام کا صرف ایک یہی مسئلہ سچا ہے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ لے وہ جنتی ہے یعنی صرف ایک اس مسئلے کے سوا باقی تمام مسائل ضروریہ دینیہ جو دین اسلام میں ہیں سب جھوٹے ہیں اور صرف اسی کلمۂ طیبہ کو پڑھ لینے کا نام اسلام ہے اور جو شخص تمام ضروریات دین اسلام کا منکر ہو بس زبان سے صرف کلمہ پڑھتا ہو وہ جنتی اور ناجی ہے۔ مسلمانو! پیر نیچر کی بے ایمانی دیکھو حدیث شریف میں تو یہ ارشاد ہوا ما من عبد قال لا الٰہ الا اللہ ثم مات علیٰ ذلک الا دخل الجنۃ۔ یعنی کوئی بندہ ایسا نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کہے پھر اسی پر مرے مگر یہ کہ وہ جنت میں داخل ہوگا اس کے الفاظ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بھی تصریح نہیں بلکہ یہ بھی اس میں صراحۃً مذکور نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ زبان سے پڑھ لینے کے ساتھ ساتھ دل سے اس کی تصدیق کرنا اس پر یقین رکھنا بھی ضروری ہے۔ تو پیر نیچر کو اصول نیچریت کی بنا پر لازم تھا کہ صاف صاف کہہ دیتا کہ فقط زبان سے لا الٰہ الا اللہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان اور جنتی ہو جاتا ہے نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اسے ایمان لانے کی ضرورت نہ لا الٰہ الا اللہ پر دل سے اعتقاد رکھنے کی حاجت۔ لیکن پیر نیچر اگر اپنے نیچری دھرم کا اس طرح کھلم کھلا پرچار کرتا تو اسے ڈر تھا کہ عوام اہل اسلام یکلخت اس سے فرنٹ ہو جائیں گے۔ انھیں کے خوف سے کلیجہ بانسوں اچھل رہا تھا۔ لہٰذا اس نے اس ملعون نیچری دھرم پر پردہ ڈالنے کے لئے اتنا بڑھا دیا کہ محمد رسول اللہ اس کے ساتھ لازم ملزوم ہے۔ اب کون اس پیر نیچر سے پوچھے کہ کیوں لازم و ملزوم ہے۔ اس لازمیت و ملزومیت پر کیا دلیل ہے۔ اسی طرح اس نے مسلمانوں کے ڈر سے لفظ یقین کا

والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

نیچریو! نجدیو! لیگیو! صلحکلیو! تم تو تبلیغ اسلام کا جھوٹا بہانہ پیش کرتے ہو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کا نصب العین تو حقیقی و واقعی طور پر تبلیغ اسلام ہی تھا۔ پھر بھی سارے کلمہ گو بدمذہبوں سے اتحاد ہرگز نہ منایا ان کو حق پر نہیں بتایا ان پر ردّ و طرد سے سکوت نہ فرمایا۔ بلکہ اپنے مکتوبات جلد اوّل کے مکتوب شصت و نہم صفحہ ۸۶ پر ساف صاف یہ سنیت افروز بدمذہبی سوز ارشاد سنایا۔ طریق النجاۃ متابعۃ اهل السنة والجماعۃ کثر هم الله سبحنه فی الاقوال والافعال وفی الاصول وفی الفروع فانهم الفرقۃ الناجیۃ وما سواهم من الفرق فهم فی معرض الزوال ومشرف الهلاك علمهم الیوم احد او لم یعلم اما فی الغد فیعلمه کل احد ولا ینفع اللهم نبهنا قبل ان ینبها الموت۔ یعنی نجاتِ آخرت حاصل کرنے کا طریقہ صرف یہی ہے کہ جملہ اقوال و افعال میں اور تمام اصول و فروع میں اہلسنت و جماعت کثرہم اللہ تعالیٰ ہی کی پیروی کی جائے۔ کیوں کہ صرف ایک ہی گروہ نجات پانے والا ہے اور ان کے سوا تمام فرقے برباد اور ہلاک ہونے والے ہیں۔ اس مسئلے کا آج کوئی یقین کرے یا نہ کرے لیکن کل تو ہر ایک شخص کو اس کا یقین ہو جائے گا۔ اس وقت اس پر یقین کرنا کچھ مفید نہ ہو گا۔ اے اللہ تو ہم کو ہوشیار و خبردار کر دے اس سے پہلے کہ موت ہم کو خبردار و ہوشیار کرے۔ آمین۔

ثانی عشرین: صلح کلی واعظو! تک بندی شاعری نامہ نگاری ناول نویسی اور شئے ہے۔ اسلام و اہلِ اسلام کے متعلق کوئی سچی رائے قائم کرنا